ایس پی او کی سرگرمیاں

جمہوری طرزِ عمل میں خواتین کا کردار

28 فروری 2013 کو ایس پی او کراچی آفس کے تعاون سے بدین ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن نے "جمہوری طرزِ عمل میں خواتین کا کردار" کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد کیا۔ جس کا مقصد خواتین اور کمیونٹی کو ووٹ ڈالنے کی اہمیت اور اس کے طریقے کار سے روشناس کرانا، جمہوری طرز حکمرانی کی اہمیت کو اجاگر کرنا تاکہ شہری اپنی ذمہ داری سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کرسکیں، آئین پاکستان کے تحت لوگوں کو حاصل حقوق کے بارے میں معلومات بہم پہنچانا شامل تھے۔

پروگرام میں 48 خواتین جبکہ 30 مرد کل 78 شرکاء نے شرکت کی۔ اس پروگرام سے خواتین نے آئین و قانون کے مطابق ووٹ کی اہمیت کو سمجھا۔ لوگوں میں اپنے آئینی حقوق اور آئینی طریقے سے ووٹ ڈالنے کا شعور اجاگر ہوا۔

کمیونٹی کے لوگوں نے جمہوری حکومت اور اس کے بنیادی ڈھانچے کے بارے میں مفید معلومات حاصل کیں۔ اس پروگرام کے مستقبل میں اچھے نتائج برآمد ہونگے اور خواتین زیادہ سے زیادہ اپنا حق رائے دہی استعمال کرسکیں گی۔ کمیونٹی خواتین کے ووٹ ڈالنے کے حق کے لیے آواز بلند کرسکیں گی اور ووٹ ڈالنے میں خواتین کی نمائندگی یقینی ہوجائے گی۔ سوسائٹی میں جمہوری قدریں مضبوط ہوں گی اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل کرنے میں مدد ملے گی جس میں ہر فرد کی رائے کا احترام ہو۔

14 فروری 2013 ڈاکٹر سارہ قریشی، یو ایس اسکالر، ہمراہ ہیڈ کلچرل ڈپارٹمنٹ یو ایس کونسل خانہ نے ایس پی او کراچی آفس میں Social Entrepreneur in Public Health ورکشاپ کی

خواتین کی نمائندگی یقینی ہوجائے گی۔ سوسائٹی میں جمہوری قدریں مضبوط ہوں گی اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل کرنے میں مدد ملے گی جس میں ہر فرد کی رائے کا احترام ہو۔

14 فروری 2013 ڈاکٹر سارہ قریشی، یو ایس اسکالر، ہمراہ ہیڈ کلچرل ڈپارٹمنٹ یو ایس کونسل خانہ نے ایس پی او کراچی آفس میں Social Entrepreneur in Public Health ورکشاپ کی

مورخہ 20 مارچ 2013 کو ایس پی او کراچی آفس کی جانب سے دربار ہال، ڈپٹی کمشنر آفس بدین میں ایک مشاورتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ کے مقاصد میں موجودہ تعلیمی سہولیات کا جائزہ لینا، سہولیات کی عدم دستیابی اور ڈسٹرکٹ بدین کے تعلیمی نظام میں بہتری لانے کے لیے جامع تجاویز کی روشنی میں پائیدار حکمت عملی تیار کرنا شامل تھے۔ ورکشاپ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی تعلق رکھنے والے 35 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ورکشاپ کے نتیجے میں مؤثر تجاویز سامنے آئیں جس سے ڈسٹرکٹ بدین کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

ایس پی او کراچی آفس نے مورخہ 29 جنوری 2013 کو ڈسٹرکٹ بدین میں میٹنگ کی جس میں سیاسی جماعتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن کوڈ آف کنڈکٹ پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اس کوڈ آف کنڈکٹ کے عمل درآمد کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کی رائے لی گئی اس کے عمل درآمد میں پیش مشکلات و مسائل پر تبادلہ خیال اور کوڈ آف کنڈکٹ کے عمل درآمد میں سیاسی جماعتوں کے کردار پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے علاوہ میٹنگ میں کوڈ آف کنڈکٹ کی تاریخ، الیکشن کے دوران کارنر میٹنگ، پرامن الیکشن کو کیسا ممکن بنایا جاسکتا ہے جیسے اہم

میٹنگ کی جس میں سیاسی جماعتوں کے ساتھ الیکشن کمیشن کوڈ آف کنڈکٹ پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اس کوڈ آف کنڈکٹ کے عمل درآمد کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کی رائے لی گئی اس کے عمل درآمد میں پیش مشکلات و مسائل پر تبادلہ خیال اور کوڈ آف کنڈکٹ کے عمل درآمد میں سیاسی جماعتوں کے کردار پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے علاوہ میٹنگ میں کوڈ آف کنڈکٹ کی تاریخ، الیکشن کے دوران کارنر میٹنگ، پرامن الیکشن کو کیسا ممکن بنایا جاسکتا ہے جیسے اہم

چترال کلسٹر آرگنائزیشنل مینجمنٹ کے ایک ٹریننگ سیشن میں گروپ ورک میں مصروف ہے۔

روخانہ سہاؤن نیٹ ورک کے زیر اہتمام اُجالا ویمن ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن نے ایس پی او کے تعاون سے ملکنی ضلع مالاکنڈ میں خواتین کے ووٹ کی اہمیت کے حوالے سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں پچاس سے زیادہ خواتین نے شرکت کی انہوں نے ووٹ کی اہمیت کے حوالے سے کافی دلچسپی ظاہر کی۔

ڈیرہ اسماعیل خان: چودھواں میں امن میلہ کا اہتمام

مریج اور ایس پی او کے باہمی اشتراک سے ایک پروگرام کا انعقاد پشاور کے مضافاتی گاؤں اُرمڑ (میاں گڑھی) میں کیا گیا جس کا مقصد آنے والے متوقع الیکشن میں خواتین کو انتخابی عمل میں ووٹ کے استعمال کیلئے انکے آئینی اور قانونی حقوق کے متعلق شعور و آگاہی دینا مقصود تھا۔

انٹرنیشنل واٹر ڈے کے حوالے سے CSN Multan اور بھکر کی پارٹنر تنظیموں

انٹرنیشنل واٹر ڈے کے حوالے سے CSN Multan اور بھکر کی پارٹنر تنظیموں

18 جنوری 2013 کو سول سوسائٹی نیٹ ورک خوشاب نے قبرستان کی زمین کے تنازعے پر ایک ڈائیلاگ کا اہتمام کیا جس کا مقصد مسلم اور عیسائی کمیونٹی کے درمیان اس تنازعے کے حل کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا اور دونوں گروپس کے اندر ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔ اس ڈائیلاگ میں گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، سیاسی اور سماجی ورکرز اور میڈیا کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

واں بھچراں ضلع میانوالی میں خواتین ایس پی او کے تحت چلنے والے Skills سینٹرز میں بوتیک کا کام کر رہی ہیں۔ سمال گرانٹ کے تحت سینٹر میں سلائی کڑھائی کا ایک بڑا مرکز بن چکا ہے اور ایک بوتیک نے 100 پرس بنانے کا آرڈر دیا ہے جس پر موتی اور دھاگے کا کام کرنے میں خواتین دن رات مصروف ہیں۔

ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی خوشاب نے "خواتین کو حق رائے دہی کا حق ہے" کے موضوع پر ایک ڈائیلاگ کا انعقاد کیا۔ جس میں الیکشن کمیشن کے نمائندوں، سیاسی پارٹیوں کے رہنماوں اور سول سوسائٹی کے لوگوں نے شرکت کی۔

سول سوسائٹی نیٹ ورک میانوالی نے ایس پی او کے تعاون سے 27 جنوری، 2013 کو "ہسپتالوں میں بُنیادی سہولیات کے فقدان" موضوع پر ڈائیلاگ کا انعقاد کیا جس کا مقصد میانوالی کے ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے لائحہ عمل بنانا تھا۔ اس ڈائیلاگ میں خواتین کے گروپ، صحافی، وکیل، محکمہ صحت کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ ایس پی او سے زاہد جلبانی منیجر صنفی مساوات پروگرام اور شازیہ بشیر نے شرکت کی اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

ایس پی او لاہور نے 17 جنوری 2013 کو ڈسٹرکٹ علم دوست کمیٹی میانوالی کے ساتھ مل کر "تعلیم کی موجودہ صورتحال اور مستقبل کے لائحہ عمل" کے موضوع پر ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جس کا مقصد ایجوکیشن ڈویلپمنٹ پلان کو مختلف سٹیک ہولڈرز کو متعارف کروانا اور اس پر عمل درآمد کے لیے تجاویز لینا۔ اس میٹنگ میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، پروفیسرز، ٹیچرز، صحافی، سیاسی ورکرز اور مختلف تنظیموں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

روزگار کی حفاظت اور اضافہ (ایل ای پی) پراجیکٹ کے تحت یونین کونسل لاڈیوں اور جھنگو جلبانی ضلع شاہ بندر ٹھٹہ کے 89 نوجوان مرد اور خواتین کو ایک ماہ کی تربیت کے لیے چنا گیا۔ تربیت کے لیے ادارہ استحکام ترقی نے ادارہ برائے رورل مینجمنٹ (آئی آر ایم) اسلام آباد کے ساتھ مل کر ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ کے 11 مختلف شعبوں، بشمول موبائل مرمت کرنے کی بھی ایک ماہ کی تربیت کا انعقاد کیا گیا۔ آئی آر ایم ٹریننگ سینٹر جامشورو میں 26 اپریل 2013 کو تربیت پانے والوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

ایس پی او لاہور نے 8 جنوری، 2013 کو 16 روزہ خواتین پر تشدد کے خاتمہ کے حوالے Culmination سیمینار کا انعقاد کیا۔ جس کا مقصد خواتین پر ہونے والے تشدد کے خاتمہ کے حوالے سے ذمہ داریوں کی پہچان اور تبدیلی کے لیے روڈ میپ کی نشاندہی کرنا تھا۔ اس سیمینار میں ایکشن ایڈ سے داؤد ثقلین، سماجی رہنماء مہناز رفیع، دانشور افتخار بخاری، پرنسپل لاء کالج ہمایوں احسان، سی ایچ پی ایس کی ڈائریکٹر ڈاکٹر ثمن یزدانی اور ایس پی او کے ریجنل ہیڈ سلمان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

19 مارچ 2013 کو ایس پی او ٹیم نے بینظیر انکم سپورٹ سے مالی گرانٹ حاصل کرنے اور نہ کرنے والی خواتین کے انٹرویوز منعقد کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کے اداروں، سول سوسائٹی، لوکل کمیونٹی کے نمائندوں کے تاثرات بھی لیے گئے۔

ایس پی الاہور نے مورخہ 16 جنوری، 2013 کو پارٹنر تنظیم Sustainable development association کے ساتھ CBI assessment کرنے کے لیے ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جس کا مقصد تنظیم کی سال کی کارکردگی اور موجودہ صورتحال کا جائزہ لینا تھا .

ایس پی او لاہور نے مورخہ 25,26,27 مارچ کو اینٹی ٹارچر پراجیکٹ کے تحت ہیومن رائٹس، جینڈر اور Convention against torture کے موضوع پر پولیس افسران کی تین روزہ تربیت کا اہتمام کیا جس میں 61 مرد وخواتین اہلکاروں نے شرکت کی۔ سہل کاری کے فرائض بشری خالق، شمش جلیل، ایاز گل اور ایڈووکیٹ شہزاد بھٹی نے ادا کیے۔

ایس پی او لاہور اور WISE تنظیم کے درمیان قائم کیے گئے ایس ایس یو (Survival support unit) میں دارلامان اور جیل میں موجود خواتین کی نفسیاتی وفنی تربیت کے موضوع پر ہونے والے پروگرام کے حوالہ سے WPF کے ممبران نے مشاورت کی۔ ماہر نفسیات ڈاکٹر سدرہ کاظمی نے شرکاء کو پروگرام کے حوالے سے آگاہی دی۔

ایس پی او لاہور نے مختلف سٹیک ہولڈرز کے ساتھ فوکس گروپ ڈسکشن کا انعقاد کیا تاکہ بینظیر انکم سپورٹ سے مالی گرانٹ حاصل کرنے اور نہ کرنے والے افراد کا جائزہ لیا جاسکے۔

Implementing Anti Harassment Act 2010 with Khanewal Police

Anti-Harassment Act 2010 was passed by the Parliament of Pakistan in March 2010, after getting signed by the President of Pakistan on March 9, 2010. The organizations who struggled for getting the law passed were concerned for getting the law implemented effectively. As a strategy, the organizations sat together and took the responsibility to do advocacy of this law through media campaigns, lobbying with different organizations and institutions. Getting this law implemented was moral responsibility of SPO in its program districts therefore the efforts were concentrated to the implementation of this Law. District Khanewal is one of the success cases in this regard. The advocacy campaign focused on getting the law implemented with the district government. The campaign was run by Tehmina Nazir under STEAP project in partnership with FAFEN. After successful implementation of the law with district departments of health, education and social welfare, it was learnt that Police Department is one of the major stakeholder for two reasons.

I. The department has women and men working together with tough timings spreading over 24 hours.

II. It is a key department in getting the law implemented in the community. Meetings were held with District Police Officer (DPO) in this regard and agreement was achieved to get this law implemented in the department.

The efforts started with individual meetings with DPO. DPO after getting agreed to the initiative assigned the task to a DSP (Deputy Superintendent of Police) for coordinating with the SHO police. Khanewal district has 18 Thanas (police stations) with some additional *Chowkis* under each Thana. Lists of SHOs, Assistant Sub Inspectors, lady police officers and public dealing officers were gathered (72 participants in total). It was interesting to learn that personal interest of DPO made things easier and more effective. In order to keep the training group to a reasonable size the participants were divided into two groups. The first group included Assistant Sub Inspectors (ASI) and Public Relation officers (All men). The other group includes SHOs of 18 police stations and almost same number of women police officers. The training was decided to be done from February 15 to16, 2013.

The training of police was designed to cover three major areas.

I. **Human Rights** conducted by Shahnawaz from SPO-Multan.

Sub Inspectors, lady police officers and public dealing officers were gathered (72 participants in total). It was interesting to learn that personal interest of DPO made things easier and more effective. In order to keep the training group to a reasonable size the participants were divided into two groups. The first group included Assistant Sub Inspectors (ASI) and Public Relation officers (All men). The other group includes SHOs of 18 police stations and almost same number of women police officers. The training was decided to be done from February 15 to16, 2013.

The training of police was designed to cover three major areas.

I. **Human Rights** conducted by Shahnawaz from SPO-Multan.

II. **Gender** by Anbreen Ajaib, Senior Specialist Gender, SPO-NC, Islamabad

Participation of women police officials brought a very healthy and fruitful discussion during the training making the environment more effective. Issues like late night duties of women police, gender issues while doing a raid to some suspect's house were highlighted as major issues by women police as workers. Moreover, The participants emphasized on inclusion of more women in the department to make police station more gender sensitive.

It was found that police department was very responsive and cooperative to discuss the issues however the need was felt that this training is not enough and the process of creating such discussions should go on. Some important learning from the training include;

1. **There is a huge gap between public and police in understanding the legal procedures.**
2. **The police officials (both men and women) come from the same society and share a similar patriarchal conditioning. Men and women are seen in traditional gender roles and in most of the cases related to violence against women, counseling is done using cultural ground instead of legal one.**
3. **A long term program is required to work with police in order to strengthen the focus on legal provisions instead of social conditioning of particular police officer dealing with cases of violence against women.**
4. **A strong and sensitized leadership at senior level of any institution makes things going in a smooth way. It was personal interest of District Police Officer that made training of Khanewal Police on gender and act 2010 to be a smooth process.**

At the end of training, Chief of Program-SPO distributed a set of book for each police station including the books related to laws. The books were written in Urdu for making it easily understandable for less educated police officials and members of Masalihati Committees.

The effectiveness of SPO's interventions with Police and significance of training was indicated by DPO's further request to organize such trainings for Masalihattee committee. The same request of police training has been received from Bahawalpur police that SPO will look into in near future.

4. **A strong and sensitized leadership at senior level of any institution makes things going in a smooth way. It was personal interest of District Police Officer that made training of Khanewal Police on gender and act 2010 to be a smooth process.**

At the end of training, Chief of Program-SPO distributed a set of book for each police station including the books related to laws. The books were written in Urdu for making it easily understandable for less educated police officials and members of Masalihati Committees.

The effectiveness of SPO's interventions with Police and significance of training was indicated by DPO's further request to organize such trainings for Masalihattee committee. The same request of police training has been received from Bahawalpur police that SPO will look into in near future.

Consultative Workshop on Free, Fair and Peaceful Elections 2013 in Pakistan

22 March 2013-Karachi

SPO Sindh is facilitating district & provincial level Political Parties Steering Committees since many years. SPO provide them a platform to meet, discuss, review and advocate major governance and elections related issues on regular basis.

A provincial level consultative workshop was arranged in a local hotel of Karachi on 22nd March 2013. Workshop was organized by Provincial Steering Committee of Political parties and facilitated by SPO Sindh. Workshop was facilitated by Dr Dodo Maheri of Sindh United Party & co facilitated by Mr. Abdul Wahid Sangrasi, Ms Raheema Panhwer of SPO.

Workshop was attended by large number of representatives many local & national political parties like SUP, Awami Tahreek, STP. JSQM, Jamaet Islami, MQM, SNM, ANP, PPP-SB, PML(F), JSM, & many other representatives of civil society, CBOs, communities, government etc

representatives of civil society, CBOs, communities, government etc

یوم خواتین ۲۰۱۳ء

پاکستان کی خواتین نے تمام دنیا کی عورتوں کے ساتھ ۱۰۲ ویں یوم خواتین کے موقع پر یکجہتی کا اظہار کیا۔ یہ دن ۱۹۱۱ء سے آج تک اس عزم کے ساتھ منایا جاتا ہے کہ عورتوں کے سماجی، معاشی اور سیاسی مسائل کو نہ صرف اُجاگر کیا جائے بلکہ ان کے دیرپا حل کے لیے ٹھوس لائحہ عمل کو یقینی بنایا جائے۔ خواتین ایک عرصے سے ووٹ، حکومتی عہدوں میں اپنا حصہ، کام کرنے کا حق اور کام کرنے والی جگہ پر امتیاز کے خاتمے کا حق مانگتی رہی ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں اپنے ان مقاصد کے حصول میں کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ عورتوں کا دنیا کو دیکھنے کا طریقہ اور طرز معاشرت کے بارے میں انکی رائے ہمیشہ مردوں سے مختلف رہی ہے۔ عورتیں ہمیشہ جنگ، وجدل اور تشدد کے خلاف جبکہ امن کے حصول کے لئے کوشاں رہی ہیں۔

اس سال ۸ مارچ کو بین الاقوامی یوم خواتین مناتے ہوئے پاکستان سول سوسائٹی کی خواتین نے ان تمام لوگوں کو، اور خاص طور پر ان خواتین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا جن کے عزیز و اقارب مذہب کی بنیاد پر ہونے والے تشدد کی بھینٹ چڑھ گئے۔ خواتین کا کہنا تھا کہ وہ یہ سمجھتی ہیں کہ خواتین یا دیگر مذہبی، مسلکی، نسلی یا علاقائی اکائیوں کے خلاف ہونے والا تشدد در اصل پدرشاہی ذہن کا غماز ہے۔ اس تشدد کی وجہ ایک ایسا ذہن ہے جو دوسروں کا استحصال کرتا ہے اور طاقت اور وسائل پر قبضے کے لیے ہر طرح کے تشدد کو جائز سمجھتا ہے۔ اس موقع پر خواتین ریلی کا انعقاد اسلام آباد کے غیر سرکاری اداروں اور انسانی اور خواتین کے حقوق کی تنظیموں اور نیٹ ورکس نے کیا جن میں انسانی حقوق اتحاد (IHD)، EVAW/G، WAF، FADAN اور YAN dosti شامل تھے۔ ریلی کی شرکاء خواتین نے ملک میں امن اور سماجی انصاف کا عزم کرتے ہوئے پُر زور مطالبہ کیا کہ جن سفاک قاتلوں نے ہمارے معصوم، بے گناہ اور نہتے شہریوں کے خلاف گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے انھیں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہ دیا جائے اور انھیں انصاف کے کٹہرے میں لا کر سخت سزا دی جائے۔

Women Empowerment through Livelihood Support Program

SPO is working with 10 vulnerable & indigenous communities of Bolan and Naseerabad district. The main object of the centers are to empowered women through training, enhancement of their skills (handicrafts & local embroidery etc)and raising educational awareness for sustainable development in the area.

For achieving these objectives, SPO took an initiative and designed the project according to their needs and divided it into three major components..

- **Learning Skills**
- **Basic skill development**
- **Basic awareness**

SPO established 10 centers by the support of community and formed their community organizations for better management enrolling 30 women from villages on district level and 300 females of communities in all components.

In component of basic awareness session 300 females took training on women Rights, violence against women, Importance of girls education, Health & hygiene and take religious classes for capacity building. In learning skills sessions they were trained on Dopata making ,mobile cover s, cousins ,door mats ,slippers ,baby shirts ,Balochi dresses and bed sheets.

Before the opening of women centers most of female used to work in fields and could not earn sufficient money to support their families. It is an achievement of SPO that now they believe on their skills and contributing in their family development. Their products were exhibited in Balochistan historical festival (Sibi Mela) where few suppliers also gave orders.

Now the Indigenous women are empowered economically as well as in decision making processes within their household's level and doing more efforts for sustainable development.

Support Staff from the National Centre and different Regional Centres on their post-training exposure visit to the Wagah Border

Support staff attending the session held in Hyderabad that covered Kitchen Management, Travel & Log Book Management and Security/First Aid

SPO National Center

30-A, Nazimuddin Road, F-10/4, Islamabad, Pakistan

UAN: +92-51-111-357-111 Tel: +92-51-2104677, 2104679 Fax: +92-51-2112787 Info@spopk.org www.spopk.org

BALOCHISTAN

QUETTA
House 58-A, Near Pak Japan Cultural Centre, Jinnah Town Quetta
Tel: 081-2863701 Fax: 081-2863703
Email: quetta@spopk.org

TURBAT
Pasni Road,Turbat
Tel: 0852-412333 Fax: 0852-413884
Email: turbat@spopk.org

KHYBER PAKHTUNKHWA

PESHAWAR
House 15, Street 1, Sector N-4 Phase 4, Hayatabad, Peshawar
Tel: 091-5811792 Fax: 091-5813089
Email: peshawar@spopk.org

D.I.KHAN
House 2, Street 2, Wensam Housing Scheme, Near Wensam College, D.I.Khan
Tel: 0966-713231 Fax: 0966-712231
Email: dikhan@spopk.org

PUNJAB

MULTAN
House 339-340, Block-D Shah Rukh-e-Alam Colony, Multan
Tel: 061-6772995 Fax: 061-6772996
Email: multan@spopk.org

LAHORE
House 76-A, Sher Shah Block New Garden Town, Lahore
Tel: 042-35863211 Fax: 042-35863213
Email: lahore@spopk.org

SINDH

HYDERABAD
Plot 158/2, Behind M. Usman Deplai Scholars Academy, Alamdar Chowk, Grid Station, Qasimabad, Hyderabad
Tel: 022-2654725 Fax: 022-2652126
Email: hyderabad@spopk.org

KARACHI
G-22, B/2, Park Lane Clifton Block 5, Karachi
Tel: 021-35836213 Fax: 021-35873794
Email: karachi@spopk.org

AZAD JAMMU KASHMIR

MUZAFFARABAD
House No: D-133, Street No: 17 Upper Chattar, Muzaffarabad.
Tel: 058224-34432
Fax:058224-34432
Email: muzaffarabad@spopk.org

Strengthening Participatory Organization (SPO) is a non-government, not-for-profit organization registered under section 42 of Companies Ordinance 1984 on January 15, 1994. SPO is entitled to tax exemption under Section 2 (36) of Income Tax Ordinance 2001

Production Team:
Nusrat Zehra -Riazat Hussain

Field Team:
Shahnawaz Khan (Multan), Jamshed Sultan (Lahore), Imdad Ali (Quetta), Mehrab Ali (Turbat)
Deen Mohammad(Hyderabad), Munawar Ali (Karachi), Inayat ur Rehman (Peshawar), Asghar Khan (D.I.Khan) & M. Tabriz Khan (AJK)

نیوزلیٹر
شرکتی ترقی
جنوری ۔ مارچ
2013

Newsletter
Sharkati Taraquee
Jan-Mar
2013

سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور میں تعلیمی ترجیحات

تعلیم کی مد میں کم از کم بجٹ مجموعی قومی پیداوار کا 5 فی صد کیا جائے تاکہ تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کے فقدان اور ٹیچرز اور سکولز کی فراہمی کے مسائل سے پاکستان بھر میں نمٹا جاسکے جبکہ یونیورسٹی میں انٹری ٹیسٹ کے ذریعے داخلے کے نظام سے دور افتادہ علاقوں سے آنے والے طالبعلموں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے جس کو ختم کردیا جانا چاہیے۔ سیاسی جماعتیں اس طرح کی ناانصافی کی پالیسیوں کو ختم کرنے کا عہد اپنے منشور میں کریں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر ڈاکٹر کرامت علی نے ادارہ استحکام شرکتی ترقی (SPO) کے زیراہتمام کانفرنس بعنوان سیاسی جماعتوں کے الیکشن منشور میں تعلیمی ترجیحات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

ریجنل ہیڈ ایس پی او ملتان، جام جمشید اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک کروڑ چھیاسٹھ لاکھ بچے اس وقت کسی بھی سکول میں داخل نہیں ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ پاکستان کا شمار دنیا کے ان آخری دو ممالک میں ہوتا ہے جہاں سب سے زیادہ بچے سکول نہیں جاتے یا پھر سکول کی سہولت سے محروم ہیں۔

چوہدری احسان الحق نولاٹیہ ایڈیشنل جنرل سیکرٹری پاکستان پیپلز پارٹی جنوبی پنجاب کا کہنا تھا کہ تمام سیاسی جماعتیں ایک مشترکہ قومی تعلیمی پالیسی پر اتفاق کرکے پارلیمنٹ میں لائیں تاکہ ہر دور میں ایک ہی پالیسی جاری

تعلیم کی مد میں کم از کم بجٹ مجموعی قومی پیداوار کا 5 فی صد کیا جائے تاکہ تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کے فقدان اور ٹیچرز اور سکولز کی فراہمی کے مسائل سے پاکستان بھر میں نمٹا جاسکے جبکہ یونیورسٹی میں انٹری ٹیسٹ کے ذریعے داخلے کے نظام سے دور افتادہ علاقوں سے آنے والے طالبعلموں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے جس کو ختم کردیا جانا چاہیے۔ سیاسی جماعتیں اس طرح کی ناانصافی کی پالیسیوں کو ختم کرنے کا عہد اپنے منشور میں کریں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر ڈاکٹر کرامت علی نے ادارہ استحکام شرکتی ترقی (SPO) کے زیراہتمام کانفرنس بعنوان سیاسی جماعتوں کے الیکشن منشور میں تعلیمی ترجیحات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

ریجنل ہیڈ ایس پی او ملتان، جام جمشید اقبال نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک کروڑ چھیاسٹھ لاکھ بچے اس وقت کسی بھی سکول میں داخل نہیں ہیں جو کہ لمحہ فکریہ ہے ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ پاکستان کا شمار دنیا کے ان آخری دو ممالک میں ہوتا ہے جہاں سب سے زیادہ بچے سکول نہیں جاتے یا پھر سکول کی سہولت سے

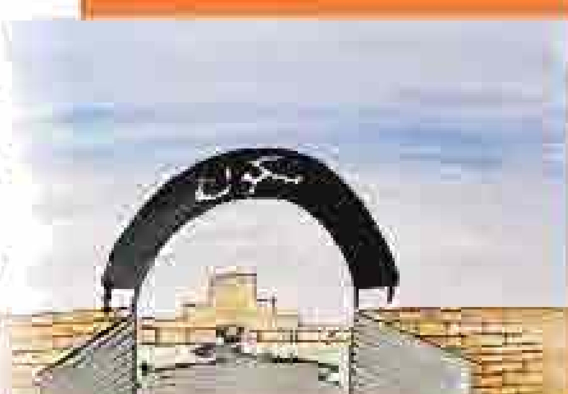

SPO Strengthening Participatory Organization
20 years
Empowering Communities
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

SPO is one of the largest rights-based civil society organization in Pakistan. It is pursuing various program components presently being implemented in over 75 districts of the country. SPO seeks to address mainly governance, social and political issues in the country through its programmes focussing on democratic governance, social justice, peace and harmony, institutional strengthening, conflict resolution, citizens engagement, gender, electoral reforms and political parties development. Parallel to these activities, SPO deals with humanitarian emergencies resulting from both natural and human induced hazards.

In emergencies, it has been dealing to mitigate sufferings of disaster like earthquakes, rain-fed floods, cyclones and rehabilitation of internally displaced communities affected by conflicts.

Protection and promotion of human rights

SPO Strengthening Participatory Organization
20 years
Empowering Communities
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

SPO is one of the largest rights-based civil society organization in Pakistan. It is pursuing various program components presently being implemented in over 75 districts of the country. SPO seeks to address mainly governance, social and political issues in the country through its programmes focussing on democratic governance, social justice, peace and harmony, institutional strengthening, conflict resolution, citizens engagement, gender, electoral reforms and political parties development. Parallel to these activities, SPO deals with humanitarian

Current Elections and Gender Debate in Pakistan

Anbreen Ajaib

With the elections coming closer, gender debate in Pakistan has intensified its focus on women's participation in the political process. Women have shown a noteworthy participation in political process and legislative reforms during last decade. Their secondary status however, remained quite prominent in this development through limiting them to quota system only. Be it a district level system like the one under Local Government Ordinance 2001 or mainstream party based politics. The mindset of keeping women at the secondary status also remains prominent within the political parties by limiting them to women's wings. Their inclusion in the mainstream decision making structure of political parties seems invisible in more or less all political parties. Keeping in view the cultural barriers for women to participate in political process and to address gender immediate need, quota system was thought to be a best approach, however in the long term gender strategic interest it has proved to be a limiting factor for women to participate in the political process on equal basis. Women on the quota based seats are nominated predominantly on the basis of their family background and 'surety of their cooperation for making major decisions' at party level. Those who contested in general election were predominantly for the reason of men in the family not having a bachelors' degree.

Nomination of men for party ticket is done on the basis of their political strength in their constituency, financial status and loyalty to the political party. There is no criterion of assessing their commitment to human rights

With the elections coming closer, gender debate in Pakistan has intensified its focus on women's participation in the political process. Women have shown a noteworthy participation in political process and legislative reforms during last decade. Their secondary status however, remained quite prominent in this development through limiting them to quota system only. Be it a district level system like the one under Local Government Ordinance 2001 or mainstream party based politics. The mindset of keeping women at the secondary status also remains prominent within the political parties by limiting them to women's wings. Their inclusion in the mainstream decision making structure of political parties seems invisible in more or less all political parties. Keeping in view the cultural barriers for women to participate in political process and to address gender immediate need, quota system was thought to be a best approach, however in the long term gender strategic interest it has proved to be a limiting factor for women to participate in the political process on equal basis. Women on the quota based seats are nominated predominantly on the basis of their family background and 'surety of their